



Wilkinson کے مارکیٹ شیئر

1960 اور 1970 کی دہائیوں کے درمیان شیو کی مارکیٹ ابھی بڑی حد تک روایتی بلیڈوں تک محدود تھی، اور ہر صنعت کار اپنی سی پوری کوشش کرتا تھا۔

صنعت پروپیگنڈے سے ترغیب تک پہنچی تھی، اور پھر اس چیز تک جسے فرمائشی نقالی کے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہر کمپنی ایک ہی آن لکھے اصول پر چلتی تھی۔

اگر کسی ایک چیز کی فروخت بڑھانی ہو تو مارکیٹنگ ہمیشہ ایک ہی حل سنبھاتی:

لباس بدلو۔ نام بدلو۔ جسم وہی رہتا ہے۔

پھر بھی کبھی کبھی خریداروں سے جذباتی رشتہ جوڑنے کے لیے ایک لفظ ہی کافی ہوتا تھا۔

بولزانو بلیڈ کے ساتھ ٹھیک یہی ہوا۔

بولزانو اسٹیل ورکس نے فالکو بلیڈ کے نام سے بلیڈ بنانا شروع کیے، جو آگے چل کر مشہور بولزانو بلیڈ بن گیا۔

350 ملازمین کا عملہ، جس میں زیادہ تر عورتیں تھیں، مہینے میں بیس لاکھ بلیڈ تیار کرتا تھا۔ اور یہ کوئی اتفاق نہیں تھا۔

ایک سیاسی تفصیل بھی ہے جس کا ذکر کم ہی ہوتا ہے۔

یہ کارخانہ مسولینی کی حکومت کی براہ راست پالیسی کے تحت قائم کیا گیا تھا، تاکہ بولزانو میں صنعتی ترقی کو فروغ ملے اور جنوبی ٹائرول کو، جو پہلی جنگ عظیم کے بعد ملا تھا مگر جہاں زیادہ تر جرمن بولنے والی برادریاں آباد تھیں، اطالوی رنگ میں رنگنے کا عمل آگے بڑھے۔

اس لیے بولزانو بلیڈ محض ایک صنعتی مصنوع نہیں تھے۔

وہ قومی شناخت کا ایک آلہ بھی تھے۔

اشتہاری نعرہ تشریح کی زیادہ گنجائش نہیں چھوڑتا تھا:

“بولزانو بلیڈ، اطالوی شیو کرو۔”

جنگ کے بعد کا معاشی عروج اس برانڈ کا عروج بھی بن گیا۔ بولزانو اطالوی عوامی صرف کی علامتوں میں سے ایک بن گیا۔

پھر 1970 کی دہائی آئی۔

ڈسپوزیبل ریزر آ گئے۔

زوال شروع ہو گیا۔

برانڈ خود کو ڈھالنے کی جدوجہد کرتا رہا، یہاں تک کہ ایک آخری کوشش کی گئی۔

ایک پریس ریلیز نے نخر سے اعلان کیا:

”بولزانو بلیڈ، لندن کے Wilkinson Sword کا باضابطہ سپلائر ہے۔“

اطالوی صحافی اس اعلان کی خبر بنانے دوڑ پڑے۔

یہ وہ ہم تھا جو جنگ ختم ہو جانے کے بعد پھٹا۔

نتائج فوراً سامنے آ گئے۔

ایک صحافی نے، جو خاتون تھی، غیر معمولی مہارت سے انٹرویو لیا۔

بڑی احتیاط سے زمین ہموار کرنے کے بعد اس نے منیجنگ ڈائریکٹر سے پوچھا:

”جتنے بلیڈ بیچنے کا آپ دعویٰ کرتے ہیں، کیا ان میں چھریاں بھی شامل ہیں؟“

افسر ہکا بکا رہ گیا۔

”آپ مجھ سے یہ کیوں پوچھ رہی ہیں؟“

صحافی نے جواب دیا:

”تاکہ آپ ان میں سے ایک لے کر وہ ساری بکواس کاٹ سکیں جو آپ ہمیں سنا رہے ہیں۔“

کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

Wilkinson نے کبھی جواب نہیں دیا۔

جیسا کہ اس کا انداز تھا۔

عالی نسب، اشرافیہ کی ایک خالہ، جو اطالیوں کو محض اس لیے کھانا پسند نہیں کرتی کہ بعد میں انہیں ہضم نہ کرنا پڑے۔

آج اس عظیم صنعتی مہم کا بہت کم باقی رہ گیا ہے۔

ایک گول چکر۔

ایک سائن بورڈ۔

چند دھندلاقی یادیں۔

اور وہ بکواس جس سے اطالوی — اور سب سے پہلے میں خود — آج بھی نخر سے پیار کرتے ہیں۔

براستہ برطانیہ

فرڈیننڈو

Wilkinson ← PDF کی داستان

دوسری داستانیں دیکھو

· Vatican · One Door · Genesis · Opera · Wood · کتب خانہ · The Corpus · نقشے · رابطہ